

News & Views Khabr-o-Nazar

April-May 2009

خبر و نظر

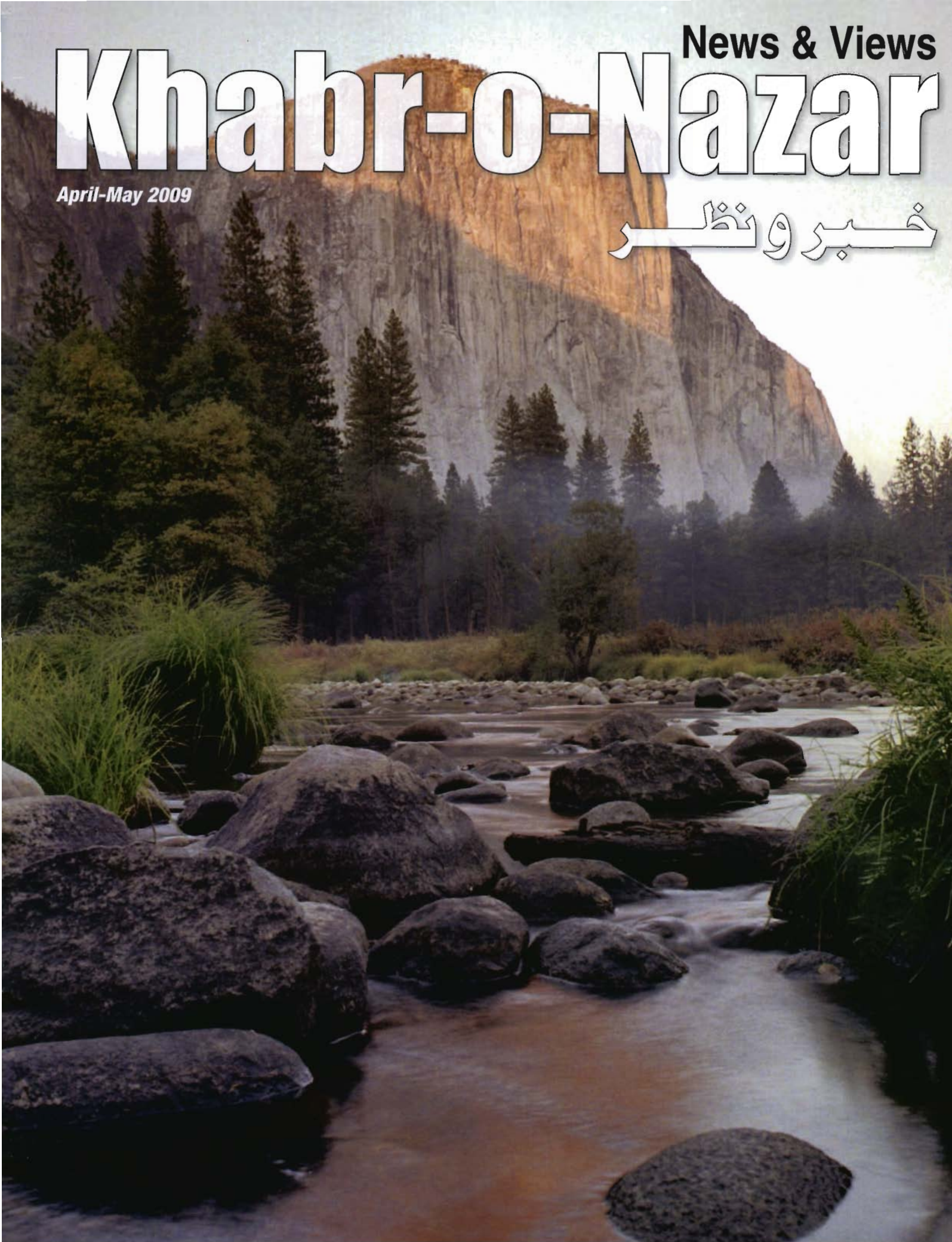


Table of Contents

فہرست مضامین

3	The Editor's Corner	گوشتہ مدیر
4	Khabr Chat	قارئین کی آراء
5	Looking for Answers	جواب کی تلاش
6	President Obama,s Vision of Change (Winning Articles)	صدر راہ بامہ کا تبدیلی سے متعلق تصور (انعام یافتہ مضامین)
8	Obama Makes Climate Change a National Priority	اوباما نے موسمیاتی تبدیلی کو قومی ترجیح قرار دے دیا
11	What Is Earth Day?	یوم ارض کیا ہے؟
14	World Tuberculosis Day	تپ دق کا عالمی دن
16	Celebrating 'Arbor Day'	یوم آربر
18	Bridging the Digital Divide	کمپیوٹر ٹیکنالوجی تک رسائی کی خلیج پائے کی کوشش
20	World Wetlands Day 2009.	دلدلی علاقوں کا دن - 2009
21	American Diplomat Visits NICH on World Tuberculosis Day	امریکی سفارتکاروں کا تپ دق کے عالمی دن کے موقع پر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ کا دورہ

Monthly Columns

ماہانہ کالمز

22	Book of the Month	منتخب کتاب
23	Alumni Connect	دیرینہ تعلق
26	Seize the Opportunity	موقع سے فائدہ اٹھائیے - فلہر ایٹ اسکالرشپ مقابلہ 2010ء
28	Visit the 50 States	پچاس ریاستوں کی سیر
32	One Success at a Time	کامیابی کی داستان
34	Ask the Consul	تو نصل سے پوچھیے
35	Videography	وڈیو گرافی

Editor-in-Chief

Lou Fintor

Press Attaché and
Country Information Officer
U.S. Embassy Islamabad

ایڈیٹر ان چیف

لو فینٹر
پریس ایٹاچی
کریٹری انفارمیشن آفیسر
کی سفارتخانہ اسلام آباد

Managing Editor

Jeremiah Knight

Assistant Information Officer
U.S. Embassy Islamabad

منیجنگ ایڈیٹر

جیریم نائٹ
اسٹنٹ انفارمیشن آفیسر
کی سفارتخانہ اسلام آباد

Cultural Editor

Leslie Philips

Assistant Cultural Affairs Officer
U.S. Embassy Islamabad

کیولچرل ایڈیٹر

لیسی فیلپس
اسٹنٹ کیولچرل آفیسر
کی سفارتخانہ اسلام آباد

Published by

Public Affairs Section
Embassy of the
United States of America
Ramna-5, Diplomatic Enclave
Islamabad, Pakistan

منبع کردہ

پبلک ایفئرس سیکشن
امبرسی آف یو ایس آف امریکہ
رامنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو
اسلام آباد، پاکستان

Phone: 051-2080000

051-2080000

Fax: 051-2278607

051-2278607

Email: infoisb@state.gov

Website: http://islamabad.usembassy.gov

Designed by

Saeed Ahmed

ڈیزائن

سید احمد

Front Cover

An autumn sunsets drapes El Capitan and the Yosemite valley with warm light in Yosemite National Park in this Oct. 21, 1997 file photo. (AP Photo/Ben Margot, File)

آٹومن سون سٹس ڈریپس ایل کاپٹن اور یوسیمیٹ ویلی میں موجود نیشنل پارک میں خزاں کے غروب آفتاب کا منظر۔ (AP Photo/Ben Margo, File)

سروورق

Back Cover

A sole plant grows out of a dry lake bed in Carpineni, Moldova Tuesday, April 22, 2008. Moldova, the poorest country in Europe, has suffered droughts in four of the past five years and low rainfall over the past three years have led to several diminished harvest in Moldova, which relies on agriculture for 70 percent of its GDP. (AP Photo/John McConico)

مالدووا میں کارپینی کے مقام پر خشک سالی کا شکار جمیل کی خشک مٹی میں اگنے

لا اکلوتا پودا۔ مالدووا، یورپ کا غریب ترین ملک گزشتہ پانچ برسوں کے دوران چار بار

خشک سالی کا شکار ہو چکا ہے جس سے اس کی فصلیں بری طرح متاثر ہوئی ہیں جبکہ اس

کی مجموعی پیداوار کا 70 فیصد زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔

(AP Photo/John McConico)



Dear Readers:

The April edition of Khabr-o-Nazar focuses on a theme that affects all of us. Preserving and protecting the environment is a challenge not only for nations but also for the individual. On April 22 each year for more than three decades, Americans have observed Earth Day to celebrate the complexity and diversity of the Earth's natural resources and to take stock of their stewardship of nature's gifts. The commemoration of Earth Day encourages and celebrates achievements that improve the quality of our communities, parks, rivers, lakes, and private and public lands. Earth Day has become an international celebration that highlights the importance of preserving our environment for the next generation.

April's feature stories cover: the history of Earth Day, the newly appointed special U.S. Envoy for Climate Change and a message from Ambassador Patterson highlighting the importance of World Tuberculosis Day. We are also very pleased to have received a large number of responses to our "Question of the Month." As promised, the two winning essays are included in this month's Khabr-o-Nazar as well as three honorable mentions. You will also notice that in this month's "Seize the Opportunity" column, we have again highlighted the Fulbright Scholarship. The Fulbright Scholarship is one of the most prestigious U.S. Government sponsored scholarship programs. We strongly encourage all those that qualify to apply.

Once again, we thank you for your continued support of the Khabr-o-Nazar magazine. We always welcome and enjoy your comments and look forward to hearing from you.

Lou Fintor

Lou Fintor
Editor-in-Chief and Press Attaché
US Embassy Islamabad
E - mail: infoisb@state.gov
Website: <http://Islamabad.usembassy.gov>

محترم قارئین:

خبر و نظر کے اپریل کے شمارے میں ایسے موضوع پر توجہ دی گئی ہے جس سے ہم سب متاثر ہوتے ہیں۔ ماحول کا تحفظ نہ صرف قوموں بلکہ افراد کیلئے ایک چیلنج ہے۔ امریکیوں نے تین عشروں سے زیادہ عرصے سے کرہ ارض کے فطری وسائل کی پیچیدگی اور تنوع کی اہمیت اجاگر کرنے اور قدرت کی طرف سے عطا کئے گئے ان تحائف کو محفوظ بنانے کے طریقوں پر غور کیلئے ہر سال 22 اپریل کو یوم الارض منایا ہے۔ یہ دن منانے سے ہمارے معاشروں، پارکوں، دریاؤں، جھیلوں اور نجی اور سرکاری اراضی کا معیار بہتر بنانے کی کوششوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور اس سلسلے میں حاصل ہونے والی کامیابیوں پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ یوم الارض اب ایک عالمی دن بن گیا ہے اور اس موقع پر آئندہ کی نسلوں کیلئے ہمارے ماحول کو محفوظ بنانے کی اہمیت اجاگر کی جاتی ہے۔

اپریل کے شمارے میں یوم الارض کی تاریخ، موسمیاتی تبدیلی کے بارے میں مقرر کئے گئے امریکہ کے نئے نمائندہ کے بارے میں مضمون اور سفیر پیٹرسن کا ایک پیغام شامل کیا گیا ہے جس میں عالمی یوم تپ دق کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے۔ ہمیں "اس ماہ کا سوال" پر بہت زیادہ رد عمل حاصل کر کے بے حد خوش ہوئی ہے۔ وعدے کے مطابق اس ماہ کے خبر و نظر میں جیتنے والے دو مضامین شامل کرنے کے علاوہ دیگر تین اچھے مضامین کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ اس ماہ کے "موقع سے فائدہ اٹھائیے" کالم میں ہم نے فل برائیٹ سکالرشپ کو پھر اجاگر کیا ہے۔ امریکی حکومت کے زیر اہتمام وظائف کے پروگراموں میں فل برائیٹ سکالرشپ انتہائی باوقار ہے۔ ہم ان تمام افراد سے، جو اس کے تقاضوں پر پورا اترتے ہوں، کہیں گے کہ وہ اس کے لئے درخواست دیں۔

خبر و نظر میگزین کی مسلسل تائید پر ہم ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم آپ کی آراء کا خیر مقدم کرتے ہیں، ان سے محفوظ ہوتے ہیں اور ان کے منتظر ہیں۔

Lou Fintor

لو فینٹر
ایڈیٹر ان چیف و پریس اتاچی
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، اسلام آباد
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: <http://Islamabad.usembassy.gov>

قارئین کی آراء

“Responses from our readers”

Chat

I am pleased to receive the January-February issue of Khabr-o-Nazar magazine. I found it interesting and went through a number of articles. It's very informative for those people who want to know about the American history, politics, way of life and other institutions. The latest issue was much improved as a result of some impressive segments. The articles regarding Marthin Luther King Jr. and President George Washington are indeed well-written which highlight the lives, struggle and achievements of these great American leaders. The magazine is a potential source of building a very positive and soft image of the United States among the people of Pakistan.

Himayatullah Yaqubi
(Islamabad)

جنوری فروری کا شمارہ پا کر بہت خوشی ہوئی۔ رسالہ بہت دلچسپ تھا اور میں نے کئی ایک مضامین کا مطالعہ کیا۔ یہ رسالہ خاص کر ان افراد کے لئے بہت معلوماتی ہے جو امریکی تاریخ، سیاست، معاشرت اور اداروں کے متعلق جاننے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ چند متاثر کن تبدیلیوں کے سبب تازہ شمارہ بہت بہتر تھا۔ مارٹن لوتھر کنگ اور جارج واشنگٹن سے متعلق مضامین بہترین طرزِ تحریر کے حامل تھے اور ان عظیم امریکی رہنماؤں کی زندگیوں، جدوجہد اور کامیابیوں کی عکاسی کر رہے تھے۔ یہ رسالہ پاکستانی عوام میں امریکہ کا مثبت اور خوشگوار تاثر قائم کرنے کا باعث ہے۔

حمایت اللہ یعقوبی۔ اسلام آباد

I very much like 'Visit the 50 States' column. This enables us a free excursion of the U.S. - without visa and ticket. But we cannot partake in your column, 'Looking for Answers' since there is no facility of internet in our area nor do we have an adequate postal system. Ours is a backward area and is the last district of Balochistan. I would also like to salute you for all the good work that the U.S. is doing for the progress and prosperity of the people of Pakistan, especially in the earthquake hit areas of the NWFP.

Chaudhry Khalid Ameen (Barkhan)

ہر ماہ ایک ریاست کی سیر کا جو سلسلہ ہے وہ بہت اچھا ہے۔ اس کی بدولت ہم گھر بیٹھ کر امریکہ کی سیر کرتے ہیں۔ ندویرا لینا پڑتا ہے نہ نگٹ۔ آپ نے 'جواب کی تلاش' کے عنوان سے جو نیا کالم شروع کیا ہے اس میں ہم شامل نہیں ہو سکتے کیونکہ نہ تو ہمارے علاقے میں انٹرنیٹ کی سہولت ہے نہ ہی ڈاک کا نظام درست ہے۔ ہمارا علاقہ پسماندہ ہے اور صوبہ بلوچستان کا آخری ضلع ہے۔ میں امریکہ کو پاکستان کے عوام کی ترقی کے

لئے خاص کر صوبہ سرحد کے زلزلہ زدہ علاقوں میں کام کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

چوہدری خالد امین۔ بارکھان

I must congratulate your for introducing a number of improvements in the monthly Khabr-o-Nazar. The recent issue is indeed very well-produced.

Zahid Malik (Islamabad)

میں ماہنامہ ”خبر و نظر“ میں بہت ساری تبدیلیاں متعارف کروانے پر مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا۔ رسالہ کا تازہ شمارہ دراصل بہت خوب ہے۔

زاہد ملک۔ اسلام آباد

I received the January/February issue of Khabr-o-Nazar. I was amazingly happy to see the whole new outlook of the magazine. I really like the new layout of the magazine. "Seize the Opportunity" is a very useful column for the students. I will like to suggest you to keep on publishing articles about different educational and cultural programs. "Visit the 50 States" is very useful series through which we get to know about the particular state as well as different aspects of American society. I really liked "Library Challenge Project." I think through this project supply of required books will be made possible to the students of earthquake affected areas. All other articles are also very useful and informative and I would like to congratulate all the team of the magazine.

Gulzar Usmani (Lahore)

جنوری فروری 2009ء کا ”خبر و نظر“ موصول ہوا۔ پڑھ کر حیرت انگیز طور پر خوش محسوس ہوئی کیونکہ اس کا نیا انداز اور ترتیب بہت پسند آئی۔ موقع سے فائدہ اٹھائیے پاکستانی طالب علموں کے لئے بے حد مفید مضمون ہے۔ اس طرح کے دیگر تعلیمی اور ثقافتی پروگراموں کے بارے میں مضامین شامل کرتے رہا کریں۔ امریکی ریاستوں کی سیر بھی نہایت معلوماتی سلسلہ ہے جس کے ذریعے ان ریاستوں کے بارے میں معلومات کے علاوہ امریکی معاشرے کے مختلف پہلوؤں سے آگاہی ہوتی ہے۔ لاہور میں چیلنج پراجیکٹ کا مضمون بہت پسند آیا۔ اس کے ذریعہ پاکستان کے زلزلہ زدگان طالب علموں کیلئے مطلوبہ کتب کی فراہمی ممکن ہو سکے گی۔ ان تمام سلسلوں کے علاوہ اس شمارے میں دیگر مضامین بھی بہت مفید اور معلوماتی ہیں جس کے لئے رسالہ کی تمام ٹیم کو مبارکباد پیش ہے۔

گلزار عثمانی۔ لاہور



جواب کی تلاش

Looking for Answers

"Looking for answers" gives our readers a voice to comment and share their views on myriad topics that are shaping our world. Each edition of "Looking for Answers" poses a question to you (our readers) and invites you to share your thoughts with us in short essay form. All submissions will be reviewed by the Public Affairs Section of the U.S. Embassy. Two "monthly winners" will be chosen and have their essays published in the subsequent edition of Khabr-o-Nazar. Winners will also receive a prize from the Public Affairs Section. Along with the two monthly winners, three "Honorable mentions" will receive certificates.

The following are the official guidelines for essay submissions:

- Essays should not exceed 250 words
- All essay submissions must be sent electronically to infoisb@state.gov or via mail
- All essays must focus on the question presented in the most current edition of "Looking for Answers"
- Deadline for submission of essays is the 25th of every month.
- All submissions must include the submitter's complete name, telephone number and home or work address.
- Essays will be published in the forthcoming editions of Khabr-o-Nazar.
- Winner will receive a prize mailed to their indicated address.

Question of the Month

What are some of the daily actions you undertake to respond to the global effort to protect the environment?

"جواب کی تلاش" ہمارے قارئین کو ان مختلف موضوعات پر تبصرہ اور اپنی آراء میں شریک کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے جو ہماری دنیا کی صورت گری کرتے ہیں۔ ہر شمارہ میں ہم اپنے قارئین سے ایک سوال کرتے ہیں تاکہ وہ ایک مختصر مضمون کی شکل میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ موصول ہونے والے تمام مضامین کا امریکی سفارتخانہ کا شعبہ امور عامہ کا عملہ جائزہ لے گا۔ ہر ماہ دو جیتنے والے مضمون نگاروں کا انتخاب کیا جائے گا اور خبر و نظر کے آئندہ شمارہ میں ان کی فکری کاوش شائع کی جائے گی۔ جیتنے والوں کو شعبہ امور عامہ کی جانب سے ایک انعام دیا جائے گا۔ دو منتخب مضامین کے علاوہ مزید تین قابل ذکر مضامین کا بھی تذکرہ کیا جائے گا اور انہیں اسنادی جائیں گی۔

مضامین بھیجنے کے درج ذیل قواعد و ضوابط ہیں:

- مضمون اڑھائی سو الفاظ سے زیادہ طویل نہیں ہونا چاہئے۔
- تمام مضامین ای میل کے ذریعہ infoisb@state.gov یا بذریعہ ڈاک بھیجے جاسکتے ہیں۔
- تمام مضامین تازہ ترین شمارہ میں پوچھے گئے سوال کو مد نظر رکھ کر تحریر کئے جائیں۔
- مضمون موصول ہونے کی آخری تاریخ ہر مہینے کی 25 تاریخ ہے۔
- تمام مضامین کے ساتھ مضمون نگار کا پورا نام، ٹیلی فون نمبر اور گھر یا دفتر کا پتہ درج ہونا ضروری ہے۔
- مضامین خبر و نظر کے آئندہ شماروں میں شائع کئے جائیں گے۔
- کامیاب مضمون نگار کو دیئے گئے پتے پر انعام بذریعہ ڈاک بھیجا جائے گا۔

اس ماہ کا سوال

عالمی سطح پر ماحول کے تحفظ کے لئے کی جانے والی کوششوں کے جواب میں آپ کے چند یومیہ اقدامات کیا ہیں؟

President Obama's Vision of Change

By: Abdul Shakoor, Advocate (Multan)

سے متعلق تبدیلی اوبامہ کا تصور

تحریر: عبدالشکور، ایڈووکیٹ (ملتان)

President Obama's commitment to bring about change in U.S. internal and external policies for the people of America is very clear. Whatever ideals he dreamt for the American nation, he has started working to realize them. For the Americans, the very first change is a change in the history of this nation. Mr. Obama, the 44th President of the United States, has made history; in fact this historic change is brought about by none other than the people of America themselves. January 20, 2009 can be described as a day of historic change, as the first African-American took the oath of the President of the United States. This change portrayed the American nation as a tolerant, liberal and democratic country.

Mr. Obama has started working to bring this change in different ways as promised during his election campaign. The war policies of his predecessor had badly damaged the U.S. image both within and outside the U.S. Now President Obama is reviewing these policies, and planning to withdraw troops from several countries. The whole world, including the people of the United States, appreciate this change. It is a surprise for the Americans to see that President Obama has appointed his former presidential rival Senator Hillary Clinton, as the new Secretary of State. No sooner had Barack Obama assumed responsibility as the U.S. President; he stepped up efforts to strengthen democracy across the globe as well as in Pakistan. All such changes were Mr. Obama's vision.

He has eased hatred against the Americans in the world, particularly in the Muslim states, by bringing about changes in U.S. foreign policy and taking several peace initiatives. His policies aim to bring peace, love, and prosperity through dialogue.

Such are a few policies of President Obama that will help fulfill his promises and commitments that he made during the election campaign. These policies that herald change are being celebrated not only in the U.S., but also in the entire world.

ملکی اور بین الاقوامی پالیسیوں کے حوالے سے امریکی عوام کے لئے تبدیلی لانے کے لئے صدر اوبامہ کا وعدہ بڑا ہی واضح ہے۔ امریکی عوام کے لئے انہوں نے جو خواب دیکھے تھے انہوں نے عنان حکومت سنبھالتے ہی ان وعدوں اور خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے کی شروعات کر دی ہیں۔ امریکی عوام کیلئے سب سے پہلی تبدیلی تو ان کی طرف سے امریکہ کی تاریخ بدلنے سے شروع ہو گئی ہے۔ اوبامہ امریکہ کے 44 ویں صدر ہیں جنہوں نے امریکہ کے لئے نئی تاریخ رقم کی۔ اگر یہ کہا جائے کہ درحقیقت یہ تاریخ ساز تبدیلی امریکی عوام کی بدولت رونما ہوئی تو غلط نہ ہوگا۔ 20 جنوری 2009 کو اس لئے بھی تاریخ ساز تبدیلی کا دن قرار دیا جاسکتا ہے کہ اس روز اوبامہ نے پہلے سیاہ فام افریقی، امریکی صدر کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ یہ تاریخ ساز تبدیلی صرف اور صرف اوبامہ کے حصے میں آئی۔ اس تبدیلی سے امریکی عوام کا منہ پوری دنیا میں غیر متعصب، لبرل اور جمہوریت پسند قوم کے طور پر سامنے آیا ہے۔

اوبامہ نے انتخابی مہم کے دوران تبدیلی کا جو وعدہ کیا تھا اس پر کئی اطراف سے عمل درآمد کرنا شروع کر دیا ہے۔ سابقہ حکومت میں جنگی پالیسیاں بنائی گئی تھیں ان پالیسیوں کی وجہ سے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر امریکہ کا تشخص بڑی طرح متاثر ہو چکا تھا۔ موجودہ صدر امریکہ اوبامہ نے ان جنگی پالیسیوں پر نظر ثانی کی اور مختلف ممالک سے افواج کو واپس بلانے کی پالیسی وضع کی جس کو امریکی عوام سمیت پوری دنیا نے سراہا۔ امریکی عوام کے لئے یہ ایک انوکھی تبدیلی ہوگی کہ اوبامہ نے صدر منتخب ہونے کے بعد پارٹی الیکشن میں اپنی حریف سینئر ہیلری کلنٹن کو سیکرٹری آف سٹیٹ مقرر کر دیا۔ صدر اوبامہ کے دور صدارت کے آغاز کے ساتھ ہی پاکستان سمیت دنیا بھر میں جمہوریت کو مستحکم کرنے کے لئے عملی کوششیں تیز کر دیں گئیں۔ ایسی تمام تر تبدیلیاں اوبامہ کا وژن تھا۔

پوری دنیا میں بالعموم اور مسلم دنیا میں بالخصوص امریکیوں کے خلاف پائی جانے والی نفرت کو اپنی بین الاقوامی پالیسیوں میں تبدیلی اور جنگ کے بجائے امن کی طرف اقدامات کی وجہ سے کم کیا۔ ان پالیسیوں میں مذکرات کے ذریعے پوری دنیا میں امن، محبت اور خوشحالی لانا شامل ہے۔

یہ تھیں صدر اوبامہ کی چند ایک ایسی پالیسیاں جن سے ان کی الیکشن مہم کے دوران ملکی اور بین الاقوامی پالیسیوں میں تبدیلی کے حوالے سے کیے گئے وعدے وفا ہوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ تبدیلی کی ان پالیسیوں کو نہ صرف امریکہ بلکہ پوری دنیا میں سراہا جا رہا ہے۔

A surge of Happiness

خوشی کی لہر

تحریر: انعام گوہر (حیدرآباد)

By: Inam Gohar (Hyderabad)

Governments are formed and dissolved. Every government aspires, using the best available resources, high mental capabilities and effective policies, to find out durable solutions to the problems facing nation and the country, which could guarantee peace and stability, prosperity and progress. On 20th January, President Barack Obama took oath as the President of the United States of America and conveyed the message to the world community to seek after such ambitions. His message was welcomed with a great surge of happiness. He received tremendous positive response, thanks to his positive and constructive thinking which offered solutions to the problems and ways to combat the challenges jointly and make efforts for peace, stability, unity, mutual understanding and cooperation.

There is no denying the fact that no single country can eliminate or address the alarming threat of terrorism unless there is mutual understanding, collaboration, strong diplomacy based on principles. This collaboration is extremely important, and President Obama has effectively demonstrated it in his policies where friendly cooperation based on equality has been greatly emphasized. This will surely unite the whole world to one platform.

This will undoubtedly usher in a new era where universal brotherhood and unity will reign supreme, rising above parochial differences and personal gains. Every country, in its own capacity, keeping in view the interests of others, will play positive and active role. In Barack Obama, the American nation has selected its leader by sidelining all petty differences of caste, color and creed. We do hope that President Obama will prove to be flag-bearer of universal peace, cooperation and friendship.

حکومتیں بنتیں ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں۔ ہر حکومت کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنے بہترین وسائل، اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں اور عمدہ پالیسی سے ملک اور قوم کو درپیش مسائل اور ضروریات کا پائیدار حل تلاش کیا جائے جو ملک کے امن و استحکام، خوشحالی اور ترقی کا ضامن ہو۔ 20 جنوری 2009ء کو بارک اوباما نے اس مشن کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے اپنی صدارت کا حلف اٹھا کر بین الاقوامی برادری تک ان عزائم کے ثمرات پہنچانے کی بات کی جس سے عالمی برادری میں امید اور خوشی کی لہر دوڑ گئی اور دنیا بھر سے ان کی صدارت کا خیر مقدم کیا گیا۔ اس کی اہم وجہ ان کی مثبت اور تعمیری سوچ ہے جس میں دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ تعاون، اتحاد، یکجہتی کے لئے مشترکہ کوششیں اور باہمی تعاون سے ترقی کی نئی راہیں تلاش کرنا اور امن و سلامتی کے لئے درپیش چیلنجوں کا حل کرنا ختم کرنے کی بات کی گئی۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ کوئی ایک ملک دنیا سے دہشت گردی کا خاتمہ نہیں کر سکتا جب تک دوسرے ممالک کے ساتھ باہمی طور پر مربوط، اصولی اور پائیدار سفارت کاری کی اعلیٰ اقدار قائم نہ کی جائے اور تعاون انتہائی اہم ہے جسے صدر اوباما نے اپنے حکومتی ایجنڈے میں خوبصورت طریقے سے واضح کیا ہے جس میں برابری کی بنیاد پر دوستانہ تعاون پر زور دیا گیا ہے۔ بلاشبہ یہی وہ نکتہ ہے جو بین الاقوامی برادری کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کرنے میں معاون اور مددگار ثابت ہوگا۔

بلا مبالغہ یہ ایک نئے دور کا آغاز ہوگا جہاں رنگ و نسل اور ذاتی مفادات سے بلند ہو کر عالمی اخوت اور بھائی چارے کی فضا ہموار ہوگی اور ہر ملک اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر دوسرے ممالک کی مفادات اور تحفظ کو مد نظر رکھ کر اپنا بھرپور کردار ادا کرے گا۔ جس طرح امریکی قوم نے رنگ و نسل کی تفریق کے بغیر اپنے رہنما کی شکل میں بارک اوباما کا انتخاب کیا ہے اسی طرح بارک اوباما بھی عالمی امن، دوستی اور تعاون کا علم بردار ثابت ہوں گے۔

قابل ذکر مضامین: Honorable Mention

Ghulam Qasim Mujahid Baloch, Dera Ghazi Khan

Sardar Abdul Hameed Khan, Azad Jammu & Kashmir

Air Marshal (retd) Khurshid Anwar Mirza, Lahore

غلام قاسم مجاہد بلوچ، ڈیرہ غازی خان

سردار عبدالحمید خان، آزاد جموں و کشمیر

ایئر مارشل (ریٹائرڈ) خورشید انوار مرزا، لاہور

Obama Makes **Climate Change** **a National Priority**

Secretary of State
Hillary Clinton names
Todd Stern as the
new special envoy for
climate change



اوباما نے موسمیاتی تبدیلی کو **قومی ترجیح** قرار دے دیا

سیکرٹری خارجہ ہیلری کلنٹن کی
جانب سے موسمیاتی تبدیلی کے
بارے میں نئے خصوصی نمائندے کی
حیثیت سے ٹوڈ سٹرن کی نمائندگی

Climate change is a planetary process, but its effects — sea level rise, shrinking glaciers, changes in plant and animal distribution, early-blooming trees, permafrost thaws — are regional and local.

Some of the effects are already occurring, and the newly installed Obama administration is moving fast to put the United States in a leadership position to work with nations of the world and meet the challenges of climate change and energy security.

On January 26, President Obama signed two related presidential memorandums. In what he called “a down payment on a broader and sustained effort to reduce our dependence on foreign oil,” Obama directed the Department of Transportation to establish higher fuel efficiency standards for carmakers’ 2011 model year.

The second memo directed the Environmental Protection Agency to reconsider a petition by California to set more stringent limits for greenhouse gas emissions from motor vehicles than those set by the federal government.

SPECIAL ENVOY FOR CLIMATE CHANGE

On the same day, at the U.S. State Department, Secretary of State Hillary Clinton introduced Todd Stern as the nation’s new special envoy for climate change.

“With the appointment of a special envoy,” Clinton said, “we are sending an unequivocal message that the United States will be energetic, focused, strategic and serious about addressing global climate change and the corollary issue of clean energy.”

Stern will serve as a principal adviser on international climate policy and strategy and as the administration’s chief climate negotiator. He will lead U.S. efforts in U.N. negotiations and will be a lead participant in developing climate and clean energy policy.

“Containing climate change will require nothing less than transforming the global economy from a high-carbon [dioxide] to a low-carbon energy base,” said Stern, who in the 1990s coordinated the Clinton administration’s climate change efforts and was senior White House representative at U.N. climate negotiations in Kyoto, Japan, and Buenos Aires, Argentina.

موسمیاتی تبدیلی کرہ ارض کا ایک عمل ہے لیکن سمندروں کی سطح بلند ہونا، گلشیرز میں کمی، نباتات اور حیوانات کی تقسیم میں تبدیلی، درختوں کا جلد ہرا بھرا ہوجانا اور قطبین کی برف کا پگھلنا اس عمل کے ایسے اثرات ہیں جو علاقائی اور مقامی سطحوں پر مرتب ہو رہے ہیں۔

ان میں سے بعض اثرات پہلے سے مرتب ہو رہے ہیں اور ابامہ کی نئی انتظامیہ اس سلسلے میں اقوام عالم کے ساتھ مل کر کام کرنے اور موسمیاتی تبدیلی اور توانائی کے تحفظ کے چیلنجوں سے نمٹنے میں امریکہ کی قائدانہ حیثیت کیلئے تیزی سے کام کر رہی ہے۔

26 جنوری کو صدر ابامہ نے دو متعلقہ صدارتی یادداشتوں پر دستخط کئے۔ ایک یادداشت کے تحت، جسے ابامہ نے “سرحد پر کچھ پیشگی رقم کی ادائیگی اور غیر ملکی تیل پر انحصار کم کرنے کی مسلسل کوشش” قرار دیا، انہوں نے ٹرانسپورٹ کے ٹھکے کو ہدایت کی کہ وہ انتہائی بہتر کارکردگی کے ایندھن کا معیار قائم کرے اور موٹر سازی کی صنعت کیلئے 2011 کو اس معیار پر پورا اترنے کا مثالی سال قرار دے۔ دوسری یادداشت میں ماحول کے تحفظ سے متعلق ادارے کو ہدایت کی گئی کہ وہ موٹر گاڑیوں سے مضر گیسوں کے اخراج کو محدود کرنے کے بارے میں وفاقی حکومت کے ضابطے مزید سخت بنائے۔

موسمیاتی تبدیلی بارے میں خصوصی نمائندہ

اسی دن امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے ٹوڈ سٹرن کو موسمیاتی تبدیلی کے بارے میں ملک کے نئے خصوصی نمائندے کے طور پر متعارف کرایا۔

کلنٹن نے کہا، “خصوصی نمائندے کے تقرر سے ہم دنیا کو یہ واضح پیغام دے رہے ہیں کہ امریکہ موسمیاتی تبدیلی کے عالمی مسئلے سے نمٹنے اور ماحول کیلئے بے ضرر توانائی کو فروغ دینے کے بارے میں سرگرم، یکسو اور سنجیدہ ہے۔”

سٹرن موسمیات کے بارے میں بین الاقوامی پالیسی اور حکمت عملی کی تیاری کیلئے اہم مشیر اور موسمیات سے متعلق انتظامیہ کے اعلیٰ مذاکراتی نمائندے کے طور پر خدمات انجام دیں گے۔

سٹرن نے، جنہوں نے 1990 کی دہائی میں موسمیاتی تبدیلی کے بارے میں کلنٹن انتظامیہ کی کوششوں کو مربوط بنایا تھا اور جاپان کے شہر کیوٹو اور ارجنٹائن کے شہر بیونس آئرس میں موسمیات کے بارے میں اقوام متحدہ کے مذاکرات میں وائٹ ہاؤس کے اعلیٰ نمائندے کی حیثیت سے شرکت کی تھی، کہا، “موسمیاتی تبدیلی پر قابو پانے کیلئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ عالمی معیشت کو زیادہ کاربن (ڈائو آکسائیڈ) کی توانائی سے کم کاربن کی توانائی کی جانب منتقل کیا جائے۔”



Secretary of State Hillary Rodham Clinton, second right, chats with Mark Norbom, President and CEO of General Electric Greater China, as US Special Envoy for Climate Change Todd Stern, left, and Wang Yongliang, the General Manager of the Taiyanggong Gas-Fired thermal Power Plant, right, look on, during a visit to the plant in Beijing Sturday Feb. 21, 2009. (AP Photo)

سیکڑی خارجہ ہیلری کلنٹن
موسمیاتی تبدیلی کے بارے میں
نئے خصوصی نمائندے ٹوڈ سٹرن
کے ہمراہ بیجنگ میں گیس سے
چلنے والے تھرمل پاور پلانٹ کے
دورہ کے موقع پر

مقامی سطح پر توجہ مرکوز کرنا

SCALING DOWN TO THE LOCAL LEVEL

Climate change often is described as an event that will bring catastrophe to Earth's inhabitants in the distant future.

But every nation's farmers, coastal dwellers, emergency planners and government officials already have experienced the bleeding edge of changing climate — rising air and sea-surface temperatures, shrinking arctic ice, lower crop yields, dwindling forests, intense hurricanes and unrelenting droughts.

There is no shortage of evidence that the planet faces a climate crisis, but there is a severe shortage of one thing that will help villages, towns, cities and regions protect themselves and their ecosystems against the long-term effects of a climate in flux: information.

NATIONAL CLIMATE SERVICE

Weather is the day-to-day state of the atmosphere and its short-term (minutes to weeks) variation, according to the U.S. National Snow and Ice Data Center. Climate is statistical weather information that describes weather variation at a given place averaged over a longer period, usually 30 years.

NOAA's National Weather Service provides weather, hydrologic and climate forecasts and warnings for the United States, its territories and ocean areas. Weather Service data and products form a national information database and infrastructure that is available to other governmental agencies, the private sector, the public and the global community.

NOAA also has an operational mandate to monitor and predict climate, Chet Koblinsky, director of NOAA's Climate Program Office, said.

With NOAA in the lead, a proposed climate service partnership would include federal agencies like NASA, the U.S. Geological Survey, the Environmental Protection Agency, the Centers for Disease Control and Prevention, the U.S. Forest Service and many others.

NOAA also would collaborate with academic and private organizations.

موسمیاتی تبدیلی کو اکثر ایسا مسئلہ قرار دیا جاتا ہے جس سے مستقبل بعید میں کرہ ارض کے تمام جانداروں پر بہت بڑی تباہی آئے گی۔ تاہم ہر قوم کے کسان، ساحلی علاقوں کے لوگ، ہنگامی منصوبے تیار کرنے والے اور سرکاری اہلکار، موسمیاتی تبدیلی کے تباہ کن اثرات کا پہلے ہی تجربہ حاصل کر چکے ہیں جس میں فضا اور سمندر کے درجہ حرارت میں اضافہ، قطب شمالی کی برف، فصلوں کی پیداوار اور جنگلات میں کمی، شدید طوفان باد و باران اور نہ ختم ہونے والی خشک سالی شامل ہے۔ اس کے بارے میں شواہد میں کوئی کمی نہیں کہ کرہ ارض کو موسمیاتی بحران کا سامنا ہے لیکن ایسی اطلاعات کی شدید کمی ہے جس سے دیہات، قصبوں، شہروں اور علاقوں کے علاوہ ان کے ماحولیاتی نظاموں کو بچانے میں مدد مل سکتی ہو۔

موسمیات کے بارے میں قومی سروس

امریکہ کے برف باری اور برف کے بارے میں اعداد و شمار کے قومی مرکز کے مطابق موسم، فضا کی روزمرہ کیفیت اور اس کے کم مدتی (منٹوں سے ہفتوں تک کے) اتار چڑھاؤ کو کہتے ہیں۔ موسمیات، ایسے اعداد و شمار ہوتے ہیں جن سے کسی مخصوص جگہ پر طویل عرصے، عموماً 30 برس تک موسمی تغیر و تبدل کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

بحری علاقوں اور فضا سے متعلق قومی انتظامیہ (این او اے اے) کی موسمیات کے بارے میں قومی سروس، امریکہ اور اس کے بری اور بحری علاقوں کیلئے موسم، سمندر اور آب و ہوا کے بارے میں پیش گوئی کرتی ہے۔ اس سروس کے اعداد و شمار اور مصنوعات سے تشکیل پانے والا اطلاعات کا قومی ڈیٹا بیس اور بنیادی ڈھانچہ، دیگر سرکاری اداروں، نجی شعبے، عوام اور عالمی برادری کو دستیاب ہوتا ہے۔

این او اے اے انتظامیہ کے آب و ہوا کے بارے میں پروگرام آفس کے ڈائریکٹر شٹ کوبلینسکی نے کہا "انتظامیہ کی یہ عملی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ آب و ہوا پر نگاہ رکھے اور پیش گوئی کرے۔"

این او اے اے کی قیادت میں موسمیات کے بارے میں مجوزہ سروس کی شراکت داری میں ناسا، امریکی ارضیاتی سروس، ماحولیاتی تحفظ کا ادارہ، امراض پر کنٹرول اور روک تھام کے مراکز اور جنگلات کے بارے میں امریکی سروس ادارہ اور بہت سے دوسرے ادارے شامل ہوں گے۔

این او اے اے تعلیمی اداروں اور نجی تنظیموں سے بھی اشتراک عمل بڑھائے گا۔

What Is Earth Day?

The history of Earth Day mirrors the growth of environmental awareness over the last three decades

یومِ ارض
کیا ہے؟

یومِ ارض کی تاریخ گزشتہ تین عشروں میں ماحولیات کے بارے میں پیدا ہونے والے شعور کی عکاسی کرتی ہے



(AP Photo/Binod Joshi)

School children rally in Katmandu, Nepal Monday, April 22, 2002. Monday is being observed as International Earth Day.

کھٹمنڈو، نیپال میں اسکول بچے عالمی یومِ ارض کی مناسبت سے ایک ریلی نکال رہے ہیں

Earth Day, April 22, is the annual celebration of the environment and a time to assess the work still needed to protect the natural gifts of our planet. Earth Day has no central organizing force behind it though several nongovernmental organizations work to keep track of the thousands of local events in schools and parks that mark the day.

ہر سال 22 اپریل کو یومِ ارض منایا جاتا ہے۔ اس دن ماحول کی اہمیت واضح کی جاتی ہے اور یہ جائزہ لیا جاتا ہے کہ زمین کی قدرتی نعمتوں کے تحفظ کے لئے ابھی کیا کچھ کرنا باقی ہے۔ یومِ ارض منانے کیلئے کوئی مرکزی ادارہ نہیں، تاہم بہت سی غیر سرکاری تنظیمیں اُن ہزاروں تقریبات پر نظر رکھتی ہیں اور ان میں شرکت کرتی ہیں، جو اسکولوں اور

پارکوں میں منعقد ہوتی ہیں۔

یومِ ارضِ دنیا بھر میں منایا جاتا ہے، تاہم کسی ملک میں اس دن قومی تعطیل نہیں ہوتی۔ امریکہ میں یہ دن منا کر اس بات کی توثیق کی جاتی ہے کہ ماحول کی اہمیت، ملک کے اجتماعی شعور کا حصہ ہے اور ماحول کی حفاظت کی سوچ، جو کبھی چند لوگوں اور اداروں تک محدود تھی، اب امریکہ کی قومی سوچ بن چکی ہے۔

وسکسن سے تعلق رکھنے والے سینیٹر اور تحفظ ماحول کے علمبردار گیلارڈ نیلسن نے 22 اپریل 1970 کو یومِ ارضِ منانے کا اعلان کیا تھا۔ اُس سال 20 ملین سے زیادہ لوگوں نے یومِ ارض کی تقریبات میں شرکت کی تھی۔ سینیٹر نیلسن نے ماحولیات کی ایجنڈے کے لئے عام سیاسی حمایت حاصل کرنے کی غرض سے یومِ ارض کی تقریبات میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔

پہلے یومِ ارض کی کامیابی کے بعد تحفظ ماحول کے لئے جو قوانین بنائے گئے، وہ بڑی اہمیت کے حامل ثابت ہوئے۔ 1970 میں تحفظ ماحول کا امریکی ادارہ قائم ہوا، جس کے بعد صاف ہوا کا ایکٹ، صاف پانی کا ایکٹ مجریہ 1972 اور نایاب حیوانات کا ایکٹ مجریہ 1973 منظور ہوا۔ ان قوانین میں جو ڈورس دفعات رکھی گئیں، ان میں یہ شرائط بھی شامل تھیں کہ موٹر گاڑیوں میں سیسے سے پاک پٹرول استعمال کیا جائے گا، نیگیٹو کم از کم ایک مقررہ فاصلہ طے کرنے کی حد مقرر ہوگی اور گاڑیوں میں ایسے آلات لگوانا ہوں گے، جن سے زہریلے دھوئیں کا اخراج کم سے کم ہو۔

ان قوانین کی منظوری میں کامیابی حاصل ہونے کے بعد ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اب یومِ ارض غائب ہو گیا ہے۔ اگرچہ یومِ ارض کی سالانہ تقریبات منعقد ہوتی تھیں لیکن ان میں پہلے سال والا جوش و جذبہ دیکھنے میں نہیں آتا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ یومِ ارض 1970 کی دہائی کے اوائل کے احتجاجوں کا ایک قصہ پارینہ بن گیا ہے۔

1980 کے عشرے کے اواخر میں کئی علاقوں میں ری سائیکلنگ پروگرام شروع ہوئے۔ 1990 کے عشرے کے وسط تک بلدیاتی اداروں کے ان ری سائیکلنگ پروگراموں کے اخراجات خود یہ پروگرام پورے کر رہے تھے، کیونکہ گڑھوں میں جو کچر اڈا جاتا تھا، اس کی مقدار واضح طور پر کم ہونے لگی تھی اور امریکہ 20 فیصد سے زیادہ کچر مفید مصنوعات میں تبدیل ہونے لگا تھا۔ تجارتی کمپنیاں، جو صارفین کی خواہشات اور اپنے منافع پر نظر رکھتی ہیں، اپنے آپ کو ماحول دوست ثابت کرنے لگیں۔ کئی کمپنیوں نے ماحول دوست طریقے اپنائے، جس سے ان کی صنعتوں کی کارکردگی بڑھی اور صنعتی فضلہ کی مقدار کم ہوئی۔



(AP Photo/Mark Hoffman)

Senator Gaylord

سینیٹر گیلارڈ نیلسن

Earth Day is observed around the world, although nowhere is it a national holiday. In the United States, it affirms that environmental awareness is part of the country's consciousness and that the idea of protecting the environment, once the province of a few conservationists, has moved from the extreme to the mainstream of American thought.

Gaylord Nelson, a U.S. Senator from Wisconsin and a long time conservationist called for an environmental teach-in, or Earth Day, to be held on April 22, 1970. Over 20 million people participated that year. Senator Nelson took a leading role in organizing the celebration, hoping to demonstrate popular political support for an environmental agenda.

Groundbreaking federal legislation followed the success of the first Earth Day. The U.S. Environmental Protection Agency was established in 1970, followed by the Clean Air Act, the Clean Water Act of 1972, and the Endangered Species Act of 1973. Among the many far-reaching provisions of these bills was the requirement that automobiles use unleaded gasoline, achieve a minimum number of miles-per-gallon of gasoline and be equipped with catalytic converters to reduce the amount of toxic fumes released by automobile exhaust.

Then, in the wake of this legislative success, Earth Day seemed to disappear. Though annual celebrations continued, they failed to match the size and enthusiasm of the first year. Earth Day seemed to have become a relic of the protest days of the early 1970s.

By the late 1980s recycling programs were established in many communities. By the mid-1990s these municipal recycling programs were paying for themselves, the amount of

trash dumped into landfills was in noticeable decline, and more than 20 percent of America's municipal trash was being converted into useful products. Corporations, ever conscious of the desires of the consumer and the bottom line of profits began to promote themselves as being environmentally friendly. Many firms adopted sensible business practices that increased efficiency and reduced the amounts of industrial waste.

Earth Day came back in a big way in 1990. Led by Denis Hayes, a primary organizer of the first Earth Day, Earth Day 1990 was international in scope. More than 200 million people around the world, ten times the number in 1970, participated in events that recognized that the environment had finally become a universal public concern. The global momentum continued in 1992 at the United Nations Conference on Environment and Development (UNCED), held in Rio de Janeiro, Brazil, where an unprecedented number of governments and NGOs agreed on a far-ranging program to promote sustainable development.

The 25th anniversary of the first Earth Day in 1995 was a time to assess environmental progress. In Western countries the news seemed good, air and water were cleaner, forests were expanding and many other environmental indicators were up as well. The sometimes volatile combination of legislation, lawsuits brought by NGOs, public education and more efficient business practices had made a noticeable and positive effect on the condition of the environment.

Earth Day, and the awareness it embodies, continues today. What began in 1970 as a protest movement has evolved into a global celebration of the environment and commitment to its protection. The history of Earth Day mirrors the growth of environmental awareness over the last three decades, and the legacy of Earth Day is the certain knowledge that the environment is a universal concern.

1990 میں یوم ارض دوبارہ بھر پور طریقے سے منایا گیا۔ اس مرتبہ یوم ارض کی تقریبات کی قیادت ڈینس ہیز کر رہے تھے، جو پہلے یوم ارض کی تقریبات میں بھی پیش پیش رہے تھے۔ 1990 کا یوم ارض بین الاقوامی سطح پر منایا گیا۔ دنیا بھر کے 200 ملین سے زیادہ لوگوں نے، جن کی تعداد 1970 کے یوم ارض سے 10 گنا زیادہ تھی، ماحولیاتی پروگراموں میں شرکت کی، جن میں اس حقیقت کی نشاندہی کی گئی کہ تحفظ ماحول اب ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔ 1992 میں بھی یہ تحریک اسی رفتار سے جاری رہی اور ریو ڈی جنیرو، برازیل میں ماحول اور ترقی کے بارے میں اقوام متحدہ کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں غیر معمولی تعداد میں حکومتوں اور غیر سرکاری تنظیموں نے پائیدار ترقی کے لئے ایک دور رس پروگرام پر اتفاق کیا۔

1995 میں پہلے یوم ارض کی 25 ویں سالگرہ کے موقع پر اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ تحفظ ماحول کیلئے کتنی پیشرفت ہوئی ہے۔ مغربی ملکوں



میں حالات میں بہتری کی خبریں ملیں اور بتایا گیا کہ ہوا اور پانی پہلے سے زیادہ صاف ہیں، جنگلات کا رقبہ بڑھ رہا ہے اور ماحول کے دوسرے بہت سے اشاریے بھی مثبت ہیں۔ قانون سازی، غیر سرکاری تنظیموں کی طرف سے درج کرائے جانے والے اقدامات، عوام میں شعور آگے اور صنعتوں میں ماحول دوست ٹیکنالوجی کے استعمال سے ماحول پر واضح اور مثبت اثر پڑا تھا۔

یوم ارض شعور آگے پیدا کرنے کی اپنے اندر جو صلاحیت رکھتا ہے، اس کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ 1970 میں احتجاج کے طور پر شروع ہونے والی تحریک اب تحفظ ماحول کی ایک عالمی تحریک بن چکی ہے۔ یوم ارض واضح کرتا ہے کہ ماحول ایک عالمی مسئلہ ہے۔

Matt Ritter, left, Nico Reyes, 6, center, and Patrick Grover all help in planting a tree along the Los Angeles River during a community tree-planting and clean-up effort as part of Earth Day, Saturday, April 20, 2002, in the Glassell Park area of Los Angeles.

لاس اینجلس کے گلاسیل پارک میں لوگ شجرکاری کر رہے ہیں۔

World Tuberculosis Day

Anne W. Patterson
Ambassador of the United States

عالمی یوم تپ دق

تحریر: این ڈبلیو پیٹرسن، سفیر ریاست ہائے متحدہ امریکہ



Almost a century ago, America was locked in a battle against tuberculosis (TB), which killed thousands annually and was one of the leading causes of death in the United States. Today, even though a cure for drug-sensitive TB has existed for more than 50 years, TB remains second only to HIV among infectious killers worldwide. It is a disease that hits the poorest and most vulnerable groups, especially women and children. This is why the World Health Organization (WHO) recognizes a day each year, World Tuberculosis Day on March 24th, to call attention to the disease and to mobilize action to combat it.

One-third of the world's population is infected with dormant TB. Approximately 9.2 million people develop the active form of the disease each year. This highly contagious active form spreads through the air from one person to another through coughing and sneezing. About 1.7 million people die annually of TB.

Pakistan ranks eighth among the 22 high-burden tuberculosis (TB) countries worldwide, according to the World Health Organization. An estimated 300,000 Pakistanis contract tuberculosis each year, and 90,000 deaths occur annually due to TB.

The American people are making major investments to prevent and control TB in countries around the world where the burden of the disease is highest. Through our active engagement in the

تقریباً ایک صدی پہلے تک امریکہ تپ دق کے مرض کے حملے کی زد میں رہتا تھا، جس سے ہر سال ہزاروں لوگ ہلاک ہو جاتے تھے۔ یہ مرض امریکہ میں لوگوں کی موت کی وجہ بننے والے بڑے بڑے اسباب میں شامل تھا۔ آج بھی ٹی بی کا مرض متعدد امراض کے لحاظ سے ایچ آئی وی کے بعد دنیا میں موت کے اسباب میں دوسرا بڑا سبب ہے، حالانکہ 50 سال سے زیادہ عرصے سے ٹی بی کا علاج موجود ہے۔ یہ ایک ایسا مرض ہے، جو غریبوں اور معاشرے کے دوسرے کمزور طبقوں خواتین اور بچوں کو خاص طور پر

نشاندہ بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی ادارہ صحت ہر سال 24 مارچ کو تپ دق کا عالمی دن مناتا ہے، جس کا مقصد اس مرض کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرانا اور اس پر قابو پانے کے لئے تحریک پیدا کرنا ہے۔

دنیا کی ایک تہائی آبادی ٹی بی کے خاموش مرض میں مبتلا ہے۔ تقریباً 9.2 ملین لوگوں کو ہر سال یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ یہ مرض کھانسنے اور چھینکنے سے ایک شخص سے دوسرے شخص تک پہنچتا ہے۔ ہر سال اندازاً 1.7 ملین لوگ اس سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

عالمی ادارہ صحت کے مطابق پاکستان اُن ملکوں میں 22 ویں نمبر پر آتا ہے، جہاں ٹی بی کا مرض عام ہے۔ پاکستان میں تقریباً 300,000 لوگ ہر سال اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور 90,000 لوگ اس سے انتقال کر جاتے ہیں۔

امریکہ دنیا بھر میں اس مرض کی روک تھام کے لئے بڑے پیمانے پر مدد دے رہا ہے۔ ہم اُن عالمی کوششوں میں پیش پیش ہیں، جن کا مقصد 1990 کے مقابلے میں 2015 میں ٹی بی کے مریضوں اور ٹی بی سے ہونے والی

